UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/02**

Paper 2 Texts

May/June 2006

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

You must answer TWO questions, ONE from Section 1: Poetry and ONE from Section 2: Prose.
One answer must be a passage-based question and one must be an essay question.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

جواب لکھنے کے لئے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔

اسٹیپل، پیپر کلپ، ہائی لائیٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

صرف دو سوالوں کے جواب لکھیں۔ ایک سوال حصہ اول شاعری سے کریں اور دوسرا سوال حصہ دوم نثر سے۔

ایک سوال اقتباس سے مطلق اور دوسرا سوال مضمون پر مبنی ہونا لازمی ہے۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں۔[ ]

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے منسلک کر دیں۔

This document consists of **4** printed pages.

© UCLES 2006

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

SECTION 1: POETRY

Question 1

مشکلیں امتِ مرحوم کی آساں کردے — مورِ بے مایہ کو ہمدوشِ سلیماںؑ کردے
جنسِ نایابِ محبت کو پھر ارزاں کردے — ہند کے دَیر نشینوں کو مسلماں کردے

جوئے خوں می چکد از حسرتِ دیرینۂ ما
می تپد نالہ بہ نشتر کدۂ سینۂ ما!

بوئے گل لے گئی بیرونِ چمن، رازِ چمن — کیا قیامت ہے کہ خود پھول ہیں غمازِ چمن
عہدِ گل ختم ہوا، ٹوٹ گیا سازِ چمن — اڑ گئے ڈالیوں سے زمزمہ پردازِ چمن

ایک بلبل ہے کہ ہے محوِ ترنم اب تک
اس کے سینے میں ہے نغموں کا تلاطم اب تک

قمریاں شاخِ صنوبر سے گریزاں بھی ہوئیں — پتیاں پھول کی جھڑ جھڑ کے پریشاں بھی ہوئیں
وہ پرانی رَوشیں باغ کی ویراں بھی ہوئیں — ڈالیاں پیرہنِ برگ سے عریاں بھی ہوئیں

قیدِ موسم سے طبیعت رہی آزاد اس کی
کاش گلشن میں سمجھتا کوئی فریاد اس کی!

ا) شاعر کا نام اور نظم کا نام لکھیں۔ [1]

ب) پہلے بند کے آخری شعر کا مفہوم واضح کریں۔ [2]

ج) یہ نظم شاعری کی کون سی صنف میں بیان کی گئی ہے؟ آپ کے خیال میں شاعر نے اپنے جذبات کے اظہار کے لیے اس صنف کا انتخاب کیوں کیا؟ [4]

د) نظم کے دوسرے بند میں شاعر کی بلبل سے کیا مراد ہے اور شاعر اس کے حوالے سے کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟ [4]

ر) اس نظم میں دیئے گئے پیغام کا جائزہ لیتے ہوئے نصاب میں شامل کسی اور نظم سے اس کا موازنہ کریں۔ [8]

س) مندرجہ ذیل تراکیب میں کوئی سی تین کا مفہوم واضح کرتے ہوئے یہ بتایئے کہ ان کے استعمال سے شاعر نے اس نظم میں کیا اثر پیدا کیا ہے؟

امتِ مرحوم۔ جنسِ نایاب۔ دَیر نشینوں۔ عہدِ گل۔ محوِ ترنم ۔ قیدِ موسم [6]

Question 2

’حالی کی قومی نظمیں سادہ اور فطری انداز میں لکھی گئی ہیں‘۔ اس بیان کی روشنی میں الطاف حسین حالی کی شاعری کی خصوصیات تفصیل سے قلمبند کیجیے۔ [25]

© UCLES 2006

SECTION 2: PROSE

Question 3

پاکستانی کہانیاں

دریچے کے عین سامنے وہ زیرِ تعمیر بنگلے کی ٹوٹی پھوٹی اینٹوں کے ڈھیر پر بیٹھا تھا۔ بیگم نیاز نے نفرت سے بھویں سکیڑ کر دوسری گیند کھینچی اور پردہ اپنی جگہ پر آ گیا۔ غصہ سے دانت پیس کر وہ سنگھار میز کے اسٹول پر بیٹھ گئیں اور روکھی ہو کر بولیں، 'توبہ رذیلوں کی اولاد کس قدر ضدی اور اڑیل ہوتی ہے۔ جو کچھ ماں باپ سکھا دیں کیا مجال جو رتی بھر بھی ادھر سے ادھر سرک جائیں۔ صبح صبح پھر آ کر بیٹھ گیا۔ حرامزادہ۔'

مسٹر نیاز اپنی بیگم کو خوش کرنے کے لیے مسکرائے اور لیٹے لیٹے تکیہ کے نیچے ہاتھ پھیر کر سگریٹ تلاش کرنے لگے۔ بیگم نے منہ سجا کر کہا، 'آپ سے اتنا بھی تو نہیں ہو سکتا کہ اس کے باپ کو بلا کر دھمکائیں اور اسے اپنا رویہ ٹھیک کرنے کو کہیں۔ آپ نے تو ماتحتوں کو سر چڑھا لیا ہے۔'

مسٹر نیاز نے دیا سلائی کو پھونک مار کر بجھا دیا اور اپنے سگریٹ کا تازہ تازہ سلگا ہوا گل دیکھ کر بولے، 'وہی ہو گا حضور جو آپ فرما رہے ہیں۔ جناب نے دھمکانے کو کہا ہے میں اسے ٹرانسفر ہی کر دوں گا۔' بیگم نے ربن کو چٹکی میں کھینچا اور زمین پر پھینک دیا ان کے پھولے ہوئے بال کاندھوں پر آ گرے۔ مسٹر نیاز نے اپنے موٹے ہونٹ کی پتلی سی پپڑی نوچتے ہوئے کہا، 'سرکار کے تیور کچھ کڑے پڑتے ہیں کہیں ہمیں نہ مارے جائیں بیگم صاحبہ اس بات پر بھنا کر بولیں، 'کل شام اس فتنہ نے جو کچھ مجھ سے کی ہے خدا کرے تمھارے ساتھ ہوتی پھر آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوتا۔ وہ تو میرا جی تھا جو چپکی ہو رہی ورنہ اس حرامی پر تو پلوٹو چھوڑ دیتی۔ قیمہ ہی باندھ کر لے جاتے گھر والے۔'

مسٹر نیاز نے کہنیوں کے بل ہو کر سر پیچھے ڈال دیا اور سگریٹ چھوڑتے ہوئے بولے، 'گھبرایئے نہیں، میں اس کے باپ کی آج ہی جواب طلبی کروں گا اور اس کی تبدیلی کے آرڈر نکال کر آج شام ہی بستر گول کروا دوں گا۔'

'اور اگر آپ نے تبدیلی نہ کی تو؟' بیگم نے بیگمانہ انداز میں پوچھا۔

'تو آپ ہمیں اپنے گھر نہ گھسنے دیجیے گا۔'

ا) غریب کو رذیل، ضدی، کمینہ اور اڑیل سمجھنے والی مسز نیاز خود ایسی عادات کی مالک ہیں۔ افسانے کے حوالے سے دلائل پیش کریں۔ [10]

ب) اس افسانہ کے حوالے سے افسر شاہی طبقے کے رویے پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔ [8]

ج) افسانہ 'گاتو' میں مسٹر نیاز افسر ہونے کے باوجود اپنی بیوی کا غلام ہے۔ افسانے کے حوالے سے اس بیان پر تبصرہ کیجیے۔ [7]

Question 4

افسانہ 'چوبیسواں دروازہ' میں قوم کی اجتماعی بے حسی اور غفلت شعاری کی افسوسناک تصویر کشی کی گئی ہے۔ اپنی رائے کا اظہار تفصیل سے کریں۔ [25]

© UCLES 2006

Question 5

دستک نہ دو (الطاف فاطمہ)

''مجھے یہ باتیں پسند نہیں، ثریا ایسی کہاں کی موٹروں میں بیٹھنے والی ہوگئیں۔ کیوں؟ اُن کی سائیکل کہاں گئی؟ بھلا یہ بھی کوئی تک ہے کہ گھنٹہ گھنٹہ بھر گاڑی تمہاری پیشی میں رہے۔ لو ذرا یہ نائٹ سوٹ تو پہن کر دیکھو۔ تمھارے ٹھیک آتا ہے؟''

لڑکی نے حیرت اور ناگواری سے ماں کو دیکھا۔

''میں کہتی ہوں تمھاری عقل کو کیا ہوتا جا رہا ہے؟ میرا منہ کیا تک رہی ہو؟ ڈریسنگ روم میں جا کر پہن آؤ۔''

تقریباً بیس منٹ کے بعد وہ نکلی۔ لٹھے کا سفید ڈھیلا پاجامہ، چکن کا کرتا اور چنا ہوا پیازی دوپٹا۔ ہاتھ میں نائٹ سوٹ لیے وہ اپنی چچی کے قریب بیزار اور شرمائی سی آکر کھڑی ہوگئی۔

''ٹھیک ہے'' اور نائٹ سوٹ اس نے بکھرے ہوئے کپڑوں پر ڈال دیا۔

''خاک ٹھیک ہے۔ اے ذرا دیکھنے تو دیا ہوتا، تم کو کوئی اندازہ ہے کسی بات کا''

''ارے اماں ٹھیک ہے۔ میں یہاں کہاں پہن کر آتی۔''

انھوں نے انتہائی غصّے سے بادامی سلک کا نائٹ سوٹ پھر سے اُٹھایا اور بولیں۔ ''چلو میرے ساتھ پہن کر دکھاؤ۔''

گیلری میں جاتے جاتے اُنھوں نے اس کو کچوکا۔ ''میں دیکھ رہی ہوں کہ تم ہر چیز سے بیزار ہوئی جا رہی ہو۔ کوئی چیز بھاتی ہی نہیں''

صفدر کے کان بہت تیز تھے اور وہ بہت چالاک تھا۔ وہ چچی سے رازداری میں بولا۔ ''تمھارا لڑکی کا سادی کدھر ہوگا؟''

ا) اقتباس کی روشنی میں ماں کے کردار کی چیدہ چیدہ خصوصیات بیان کریں۔ [15]

ب) صفدر کون ہے اور وہ کیوں لڑکی کی شادی کے بارے میں دلچسپی ظاہر کرتا ہے؟ ناول اور اقتباس کی روشنی میں جواب لکھیں۔ [10]

Question 6

یوں تو چائنا مین بہت سادہ اور عاجز مزاج انسان نظر آتا ہے۔ مگر حقیقت میں اس کے اندر ایک حساس اور مردم شناس انسان چھپا ہوا ہے۔ ناول کے حوالے سے بحث کیجیے۔ [25]

Copyright Acknowledgements:

Question 1 © Salim Akhtar; *O Level Shaeeree Bama Taruf Tashreeh Farhang*; Sang-e-Meel Publications; 2002.
Question 2 © Intizar Hussain; *Pakistani Kahanian*; Sang-e-Meel Publications; 2000.
Question 5 © Altaf Fatima; Dastak Na Do; Feroz Sons.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.